

بنجمن شلزلز کی اردو قواعد نویسی اور نوچ بنی عہد کی لسانی ضرورتیں

Benjamin Schultze was an important early grammarian in the tradition of Urdu Grammar writing. He was the first one who started the discussion on historical linguistics in 1742. The history of Urdu language can derive the important stuff from the preface of his Grammatica Industanica. The second importance of this grammar is that its contents give the brief view to understand the language needs of the pre-colonial period in india and the trends of orientalist of that era.

(۱)

اردو بن کی ریت میں اٹھارہویں صدی کا دور خصوصی اہمیت کا حامل ہے۔ مغل حکومت کا زوال، فارسی بن کا زوال بھی ہو گیا۔ اردو بن جو کہ اس دور میں ہندوستانی بن کہلاتی تھی، تیزی سے اس اہم مقام (خلافت) فائز ہونے کے لیے تیار تھی جو سرکاری بن فارسی زوال آمادہ ہونے کے بعد ہندوستان بھر میں محسوس کیا جا رہا تھا۔ اس عہد میں ہندوستان کے تمام علاقوں میں جو بن رابطہ کی بن (Lingua Franka) کا درجہ چکی تھی وہ یہی اردو بن (ہندوستانی) تھی۔ تواریخ بن اردو میں اردو بن کی تشکیل کے ضمن میں عام طور پر عموماً صرف ان کاوشوں کو ہی لسانی تحقیق کا حصہ بنایا ہے جو شمالی ہندوستان کے علاقوں میں اصلاح بن کے مقاصد کے تحت رو بہ عمل رہیں۔ ابھی۔۔۔ اردو بن کی تشکیل پڑی کے دوسرے زاویے کی طرف ماہرین نے توجہ نہیں دی جو ان شعراء کی کاوشوں سے ڈیہ وقوع حیثیت کا حامل تھا۔ اردو کی لسانی تحقیق میں اٹھارہویں صدی کے مستشرقین کا یہ خاص حوالہ ہے جنہوں نے اس بن کی توثیق و اشاعت کے لئے ابتدائی قواعد و لغات مرتب کیں۔

سولہویں اور سترہویں صدی عیسوی میں عیسائی مشن کی تبلیغ کا کام ہندوستان میں یورپی درویشوں کی دلچسپی کا محرک بنا۔ اس سلسلے میں ۱۶۰۰ء میں ڈاک اور انگلستان کے افراد کی کاوشوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔ یہ دہلتا ہے۔ شاہ فرید رک چہارم نے ہندوستان کے علاقے میں تبلیغ مشن کے لیے خطیر فنڈز جمع کر دیے تھے۔ یہ علاقہ جنوبی ہند میں مدراس سے ۱۵۰ کلومیٹر دور تھا۔ ر کے علاقے میں چوہا ایسٹ کمپنیوں کے افسانوں کی ای۔۔۔ تعداد موجود رہتی تھی چنانچہ یہاں آ کر سکون اور اپنے مشن

کی ۱۰ م دہی کے لیے درپوں کو تحفظ کا احساس بھی رہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ۱۸۵۷ء میں شندوں کے لیے ۱۸۵۷ء کا علاقہ خاصہ اہم بن گیا۔ جولائی ۱۸۵۶ء میں اسی مشنری بے کے تحت زیگیٹ لگ (Bartholomous Zeigenbalg) اور ہیری (Herry Pluestschau) می مشنری ۱۸۵۷ء کے علاقے میں عیسائی مشن کی تبلیغ کے مقصد کے لئے آئے۔ ۱۸۵۹ء میں ٹنجن شلزر (Benjamin Schultze) مشن شہر ہالے "Halle" کے ڈیٹش مشن کے تحت عیسائیت کی تبلیغ کے لئے جنوبی ہندوستان آئے اور ۱۸۶۰ء میں ۱۸۶۰ء میں مشن کی قیادت سنبھال لی۔

ٹنجن شلزر کی اردو کی لسانی ۱۸۶۰ء میں یہ اہمیت ہے کہ وہ اردو قواعد نویسی کی روایت کے ۱۸۶۱ء میں اس نے اردو (ہندوستانی) کی قواعد کے سلسلے میں ای۔ کتاب "Grammatica Hindustanica" مرڈ کی جو بعد ازاں ۱۸۶۵ء میں "ہالے" مشن سے شائع ہوئی۔ (۱) ٹنجن شلزر ۱۸۶۵ء میں کے شہر Brardenberg (جس کا موجودہ نام Sonnenburg ہے) میں پیدا ہوا۔ "ہالے" شہر کی ای۔ یونیورسٹی سے اس نے مسیحیت (Theology) میں ڈاکٹر کی ڈگری حاصل کی اور دو ساتھیوں کے ساتھ ۱۸۶۵ء رسکو اختیار کی۔ ۱۸۶۵ء میں داخل ہوا تو اس وقت زیگیٹ لگ کی وفات کو سات ماہ کا عرصہ چکا تھا۔ ٹنجن شلزر جلد ہی ۱۸۶۵ء تبلیغی مشن میں مراۓ اور ۱۸۶۵ء میں حیثیت اختیار کر لیا۔ اس دور میں وہاں موجود ۱۸۶۵ء مقتدر افراد اور ساتھی مزدوروں میں لڑائی جھگڑے شروع ہو گئے اور ماحول میں ای۔ تناؤ کی سی کیفیت پیدا ہو گئی۔ اس نے کچھ عرصہ یہاں آرا لیکن جلد ہی وہ اس حقیقت کو بھانپ گیا کہ ۱۸۶۵ء میں تصنیف کی تصنیف کے منصوبوں کو جاری رکھنا مشکل ہوگا۔ چنانچہ ۱۸۶۵ء میں اس نے مدراس ہجرت کی اور انگلینڈ کی ای۔ سوسائٹی سوسائٹی فار پرمونگ کریسٹیانٹیج (SPCK) کے ساتھ معاہدے کے تحت عیسائی مشن (Mission) میں شمولیت اختیار کر لی۔ (۲) ٹنجن شلزر نے تصنیف و تصنیف کے لیے اپنے کام کا آغاز نبل کے مقامی ۱۸۶۵ء میں آج سے کیا۔ شلزر کے ہندی ۱۸۶۵ء میں نبل کے جسے کی اہمیت یہ ہے کہ یہ کسی مقامی ۱۸۶۵ء میں اپنی نوعیت کا پہلا ترجمہ ہے۔ (۳)

شلزر کی Grammatica Hindustanica 'اردو قواعد نویسی کی روایت' میں دوسرا اضافہ بن کر سامنے آئی (۴)۔ یہ کتاب اصلاً لاطینی ۱۸۶۵ء میں لکھی گئی تھی۔ اس کتاب کی تصنیف ۱۸۶۵ء میں عمل میں آئی البتہ اس کی اشاعت کے سن میں اردو کے محققین میں اختلاف ہے۔ اس کتاب کے رے میں سر جارج آریسن (Grierson) کا "لسانیاتی جائزہ ہند" اولین معلومات کا ذریعہ بنا۔ اس کے بعد مولوی عبدالحق کی کتاب "قواعد اردو" کے دیباچے میں شلزر کی ایرکاسن اشاعت ۱۸۶۵ء لکھا۔ اس کے بعد ڈاکٹر عتیق صدیقی کی کتاب "گل کر & اور اس کا عہد" میں یہ معلومات ملتی ہیں کہ یہ کتاب ۱۸۶۵ء میں شائع ہوئی۔ عتیق صدیقی اور رضیہ نور محمد کو کتاب کے عنوان میں قیاحباب سے اختلاف ہے۔ ان دونوں نے کتاب کا عنوان (جمہ) Grammatica Industanica لکھا ہے جبکہ بعض کے ہاں Hindustanica کا لفظ ملتا ہے۔ اب ای۔ اہم سوال یہاں یہ اٹھتا ہے کہ شلزر اردو ۱۸۶۵ء میں اور اس کی قواعد مرڈ کرنے کی طرف کیوں متوجہ ہوا، اس کی وجہ شلزر اپنی قواعد کے دیباچے میں لکھتا ہے۔ اس ڈاکٹر ابواللیث صدیقی لکھتے ہیں،

مغل اعظم کی وسیع سلطنت میں یہ عام اور مشترک زبان کی حیثیت سے ہر جگہ عام ہے۔ صغیر کی اکثر غیر عیسائی مذہب پر مشتمل تھی اور شلزلے کے عقیدے کے مطابق ان کی روحانی • ت کا واحد ذریعہ عیسائیت کی تعلیم تھی، اس لئے اس ہمہ گیر زبان کو ہی تبلیغ و اشاعت مذہب کا ذریعہ بنایا۔ مختلف عیسائی مشنریوں نے سترہویں صدی عیسوی سے ہی اس زبان کی تحصیل اس مقصد سے شروع کر دی تھی۔ شلزلے اپنا مقصد یہ بناتا ہے کہ وہ اس زبان کو مشنری مبلغین کے لئے سہل الحصول بنانے کے لئے اس کی قواعد مرتب کرتا ہے۔ (۵)

شلزلے کی آئینہ کو ۱۹۷۷ء میں ڈاکٹر ابوللیٹ صدیقی نے اردو زبان میں ترجمہ کیا اور معلوماتی مقدمے سمیت شائع کر کیا۔ اس کتاب کی اشاعت (۱) سے آج شلزلے کے حالات بد گئی اور شخصیت پر توڑ دہ مواد میسر نہیں ہو سکا لیکن کتاب کو سمجھنے اور شلزلے کے عہد کی قواعدی ضروریات سے آگاہی کے لئے یہ حوالے کا کام ہے۔ ابوللیٹ صدیقی نے شلزلے کو ”شلزلے“ کہے، م سے متعارف کر گیا۔ ان کے مطابق یہ کتاب ”آ“ سے لے کر ہندوستانی کا ”۴۱۷ء میں قلمبند کی گئی تھی۔ پھر رنج کتاب کے دیباچے میں شلزلے کی اپنی تحریک کردہ ہے۔ جبکہ یہ کتاب شلزلے کی مبنی واپس جانے کے بعد شائع ہوئی۔ ”ہندوستانی آئینہ“ کا مسودہ شلزلے نے ۱۷۴۱ء میں تیار کر لیا تھا۔ اس کا ثبوت شلزلے کی ”آئینہ کا ہندوستانی کا“ کا مقدمہ ہے جس پر ۳۰ جون ۱۷۴۱ء کی تحریک کردہ رنج موجود ہے۔ Grammatica Hindustanica اردو قواعد کی ایہ اہم کتاب ہے۔ یہ کتاب ۱۷۴۵ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب اشاعت (۲) سے اردو قواعد کی رنج میں شلزلے کا م خاص اہمیت کا حامل بن گیا۔ یہ کتاب گو فوری طور پر چھپ نہیں سکی لیکن اس عہد سے اردو قواعد نویسی کی رنج میں کیلٹر کی آئینہ کے سوا کوئی اور کام سامنے نہیں آ سکا۔۔۔ ابوللیٹ لکھتے ہیں ”مولوی عبدالحق [ص ۱۱] نے کیلٹر کی قواعد کے بعد شلزلے کی قواعد کا ذکر کیا ہے جو ان کے بقول سنہ ۱۷۴۴ء میں شائع ہوئی۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب ۳۰ جون ۱۷۴۱ء کو مدراس میں مکمل ہوئی اور سنہ ۱۷۴۵ء میں [ہالے] سکسینی سے شائع ہوئی۔ (البتہ ڈاکٹر مس رضیہ نور محمد کا خیال مختلف ہے) (۶)۔

(۲)

ابھی۔۔۔ چون کہ کسی مقامی فرد نے اردو کی قواعد مرتب نہیں کی تھی اس لئے کوئی خاص ماڈل (methodology) قواعد کے لئے معیار نہیں بنی تھی۔ شلزلے کا قواعدی ماڈل کسی نئی منہاج کی شکل میں نہیں نکلتا بلکہ یہ لاطینی زبان کی قواعد کے ماڈل کے مطابق کی گئی تقسیم ہے۔ ہندوستانی آئینہ چھ ابواب میں منقسم ہے۔ پہلا باب حروف تہجی کے مباحث ہے۔ اس سلسلے میں & سے پہلے شلزلے نے & کی حروف تہجی کا چارٹ بنایا ہے۔ ان حروف کی صوتی علامتوں کو رومن تلفظ سے واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ حروف تہجی کے اس سیکشن میں ہجا حروف علت اور حرف سے متعلق مباحث کا ذکر ملتا ہے جو خاصا معلوماتی ہے۔ اس حصے میں بنگلہ زبان اور گورکھی رسم الخط کے رے میں بھی معلومات دی گئی ہیں جو مصنف کی کثیر جہتی کی طرف اشارہ ہے۔

مزید یہ کہ ہندوستانی 90% وں کی مخصوص بولی کوڈ ورڈز کو غیر ملکی شندوں کی رہنمائی کے لیے کتاب میں شامل کیا ہے جو اہم ہے۔ ان کے بعد اردو (ہندوستانی) حروف تہجی کی لسٹ موجود ہے جسے رو من حروف سے بھی واضح کیا ہے۔ ضرورت کی متعلق استعمال کی اشیاء کے م رشتوں کے م دیے گئے ہیں جو نو وارد افراد کی رہنمائی کے لیے لازمی تھے۔ دوسرا سیکشن اسم کی دان (Declension of Noun) کے عنوان کے تحت ہے۔ اس میں اسم معروف، نکرہ، جمع، واحد بنانے کے قدیم طر ' مہینوں اور دنوں کے م موجود ہیں۔ ہفتوں اور دنوں کے م اردو، فارسی اور ہندوستانی کے مطابق الگ الگ خانوں میں دیے گئے ہیں۔ پوری گنتی کے ساتھ ساتھ سابقے اور لاحقے بھی دیے گئے ہیں جن کے استعمال سے ان کو سمجھنا آسان ہے۔ اس کے علاوہ اسم اور صفت کی جملہ تعریفیں اور ان کے استعمال اور دانوں کا سلسلہ موجود ہے۔

تیسرا سیکشن ضمیر (Pronoun) کے عنوان کے تحت ہے۔ ضمیر کی تمام شاخوں پر تفصیلی آ دا 3 موجود ہیں جس سے اردو کے بن کو سمجھنا آسان بنا دیا ہے۔ ضمیر کے ب میں دی گئی تفصیلات بہت جامع ہیں جن کی اہمیت سے آج کی ب آ ب بھی بہرہ ور ہوتی ہے۔ چوتھا سیکشن فعل اور متعلقات فعل کے م با # سے بحث کرتا ہے۔ واحد جمع، مذکر مونث اور فعل کی تبدیل شدہ صورتوں اور ان کے استعمال سے یہ ب ب کے م وہ معلوماتی حیثیت کا حامل ہے۔ ماضی، حال اور مستقبل کے صیغوں اور فعل کی شکل و صوت میں ہونے والی تبدیلیوں پر سیر حاصل معلومات کتاب کا خاصا ہے۔ اس سیکشن میں امدادی افعال، مفرد اور مر ! افعال پر بھی معلومات ملتی ہیں۔ پنجویں سیکشن میں حروف کی ممکنہ شکلوں جن میں استفہامیہ، ناسیہ، حرف ربط وغیرہ کا ذکر ہے۔ چھٹا سیکشن نحو کے م با # پر تفصیل دیتا ہے۔ اس حصے میں چھوٹے چھوٹے جملے، مر ! جملے، محاورات، مر ! الفاظ اور ضرب الامثال کا ضروری ذخیرہ شامل ہے۔ اس آ میر کے مطالعہ سے اٹھارہویں صدی میں مشنری مقاصد کے لیے اردو کے بن آسانی سے سیکھی جاسکتی تھی۔ 50% میں لارڈ پر (Lord,s Prayer) اور کچھ دوسری عیسائی مذہبی دعاؤں کا ترجمہ اور اصل متن دیا ہے۔ یہ کتاب جان جو شوا کیٹلر کی قواعد کے بعد دوسری اہم کتاب بن کر سامنے آئی۔ لیکن اس سلسلے میں یہ امر واضح رہے کہ یہ کتاب (قواعد) بھی مکمل نہیں ہے۔ کتاب کو موجودہ دور کے آ میر کے مشمولات پر بھی تو بہت سے پہلو تشریح ہیں۔ لیکن اس قواعد کی یہ خوبی بھی ہے کہ اس میں ہندوستانی الفاظ عربی فارسی رسم الخط کے ساتھ ساتھ دیو آ ی خط میں بھی دیے گئے ہیں۔ یہ اہم اضافہ تھا جو شملز نے اپنی قواعد میں پیش کیا۔

اردو میں ر [لسا * ت کی روایہ کا آغاز نجم شملز کے لسانی تصورات سے ہوتا ہے۔ اردو کے بن کی ابتدا کے بارے میں کتاب کے دیباچے میں قیاسات کے سہارے ایہ نقطہ آ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ شملز کی رائے کے مطابق اردو کے بن کو مغربی افراد نے "Moors" کے بن کا م ڈیا تھا، لیکن اس کا حقیقی م "ہندوستانی" ہی ہے۔ شملز کے مطابق

"The Language, whose rudiments I am about to explain, is usually known to the Europeans by the name of Moors

Language, but its proper and original name is Hindoostanee.. The original living Hindee or ہندی language of Hindustanee is termed Nagaree, the mixed language, constituted of the Hindee and the persian, since the conquest of India by Taimur, is called Hindostanee and by us Moors after the portugees who named it Morvico". (7)

اس طویل اقتباس میں چند نکات غور طلب ہیں۔ & سے پہلے یہ کہ اردو کو مورس بن کا م یورپی افراد نے بنایا تھا اور & سے پہلے پنگالی قوم نے اسے Morvico بن کا بنایا تھا۔ ڈاکٹر رضیہ نور محمد نے البتہ شلزی کی تحقیق اور رائے کو نہ صرف غلط بلکہ گمراہ کن کہا ہے اور مورس م کو شلزی کی گمراہی اور غلط فہمی سے محمول کیا ہے۔ دوسرا یہ کہ امیر تیمور کے حملوں کے بعد یہ بن ہندوستانی کا م اختیار کر گئی اس سے قبل یہ ہندی بن کا بنی رہا تھا۔ جہاں سے لفظ کا تعلق ہے یہ رسم الخط کا م تھا جس کے سمجھنے میں اس کو مغالطہ لگا ہو گا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اس بن کا اس دور میں بن کا بھی ہو گیا ہو۔ [لسانہ کے محقق کیلئے یہ نکتہ غور طلب ہے۔ اردو بن کا بنے۔ رے میں شلزی کی بحث کو رضیہ نور محمد نے غیر معیاری کہا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ شلزی کی اردو بن کا کے مختلف موموں اور آغاز و ارتقاء کے بارے میں بحث گمراہ کن ہے اور آج کی تحقیق کی روشنی میں غلط اور لسانی اعتبار سے قص ہے۔ (۸) ہندوستانی آ میر کے علاوہ بھی اس نے مقامی بن کا بنوں کے سلسلے میں تصنیف کا کام جاری رکھا جس پر آ ڈالتے ہیں۔ عیسائیت کی تبلیغ کے مشن کے مقاصد کے لیے شلزی کی پہلی کتاب 1743ء میں سامنے آئی۔

Sammuala Doctorinae christianae in lingvam Indoistanicam. Translata a viro plur Reverendo Bengj. Schulzio, evengalico in India Missionario. Eidit D. Jo Henry Callenberg. Halae in Typographia Instituti Judaci, 1743

تبلیغی مشن کے سلسلے میں دوسری انسلیشن کا عنوان یوں ہے۔ ”اللہ کے لائق ہے سوا ایمان کی تعلیم کی کتاب ایچ“۔

Translata a viro Plur- Reverendo Benj. Schulzio, Evangelico in India Missionario, Edidit D. JO Henry Callenberg. Halae in Typographia Instituti Judaici 1744. (9)

شلزی ۱۷۴۴ء میں Halle (ہالے) واپس لوٹا۔ ہالے پہنچنے پر اس نے ہندوستان میں اپنے طویل قیام کے دوران مکمل

کیے گئے اشاعتی منصوبوں کو منتخب کیا اور ان کی نشر و اشاعت کا کام تیزی سے شروع کر ڈیا۔ ۱۷۴۴ء میں اس نے زیگنچر لگ کے *نیل کے مکمل ترجمے کو مکمل کر کے شائع کیا۔ یہ کتاب اس سے قبل (۱۷۲۸ء) میں مکمل چھپی تھی۔ Genesis کے حصوں کا دکنی زبان میں ترجمہ شروع کیا۔ Genesis کے کچھ حصے ترجمہ کر کے ۱۷۴۵ء میں عربی خط میں ہالے سے شائع کیے۔ شلز کے اشاعتی منصوبوں کے رے میں Gerald H. Anderson لکھتے ہیں،

"He was responsible for translating part of Genesis in to a southern form of Hindustani, called Dakhini, printed at Halle in Arabic characters in 1745, followed by Psalms, Gospels and Epistles. He also compiled a grammar of the Telugu Language (1728, not printed until 1984 at Halle). As well as a grammar of Hindustani (first printed at Halle in 1745 and reprinted in 1964)" (10)

(۳)

ہندوستانی زبانوں میں *نیل کے ترجمے سے مقامی زبانوں کی تحصیل کی طرف یورپی افراد کی دلچسپی کا یہ رجحان مقامی زبانوں کی ترویج اور فروغ کا بنا۔ ان افراد کے پیش آ، یہ زاویہ موجود تھا کہ عیسائیت کی تبلیغ کو اپنا بنانے کے لیے مذہبی لٹریچر کو مقامی زبانوں میں ڈھالنا ضروری سمجھا جاتا تھا۔ شلز کے ترجمہ کاری کے منصوبے کو جنوبی ہند کی رتن میں اہم مقام و مرتبہ حاصل ہوا۔ کپتان جے۔ فرگوسن نے اپنی ڈکشنری (A short dictionary of English and Hindoostani) کے ابتدائے میں شلز کے اس کام کی اہمیت کا ذکر کیا تھا کہ اس کی *نیل، انسلیشن ہندی زبان میں پہلی، انسلیشن کے طور پر لکھی گئی۔ مدراس میں قیام کے طویل دورانیے میں شلز نے زیگنچر لگ کے ادھورے منصوبوں کی تکمیل کا ذمہ بھی اپنے سر لے لیا تھا۔ تیگلو زبان میں ترجمہ کئے گئے اسی اشاعتی منصوبے کا حصہ تھا۔ ۱۷۲۶ء میں شلز نے زیگنچر لگ کی تیار کردہ ”عہدہ مہربانی“ کا *نیل زبان میں ترجمہ کر کے اس منصوبے کو مکمل کیا۔ سلیم الدین قریشی لکھتے ہیں:

”شلز نے [زیگنچر لگ کے کام کو جاری رکھتے ہوئے] سے پہلے اس کے تیار کردہ نئے عہدہ کے مکمل ترجمے کو مکمل کر کے ۱۷۲۶ء میں شائع کیا۔ شلز نے اس کے بعد ۱۷۲۷ء میں عہدہ *مہربانی اور ۱۷۳۲ء میں عہدہ مقدیم کا تیگلو زبان میں ترجمہ مکمل کرنے کے علاوہ عیسائی مذہب کی مشہور دعا لارڈز پری (Lords Prayer) کا گجراتی زبان میں ترجمہ کیا، لیکن بعض وجوہ کی وجہ سے یہ تینوں کتابیں شائع نہ ہو سکیں۔“ (۱۱)

ان کتب کی شائع نہ ہونے کی وجوہات یہ تھیں کہ ان کے ”اجمہ“ دوسرے پڑیوں کو کچھ تحفظات تھے جن کی وجہ سے یہ ”اجمہ“ اعلیٰ مبا # کی زد میں آ گئے اور شائع نہ ہو سکے۔ مل، تیلگو اور گجراتی بن کے ”اجمہ“ سے شلز نے جنوبی ہند کی مقامی بنوں میں البتہ کافی دستگاہ حاصل کر لی تھی۔ ۱۷۲۸ء میں شلز نے تیلگو بن کی آ بیرمر \$ کی جو اس عہد میں تو نہ چھپ سکی اور د* کی آ وں سے اوجھل رہی لیکن ۱۹۸۴ء میں اس کی اشا د سے شلز کے اس کام کا یورپی د* کو علم ہوا۔ یہ کتاب ۱۹۸۴ء میں ہالہ منی سے شائع ہوئی۔ شلز کی اہمیت اور بھی ہے کہ مدراس میں عیسائیوں کا تبلیغی مشن اس نے ہی شروع کیا تھا۔

ماقبل نو* بنیاتی عہد میں اردو بن کے استعمال کا دوسرا زادیہ عیسائی مشن کی تبلیغ تھا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اس عہد میں اردو بن کی عوامی اور ملک گیر مقبولیت کو مستشرقین نے اہم سمجھنا شروع کر دیا تھا۔ شلز کو، صغیر کی بنوں سے دلچسپی تھی اس وجہ سے وہ ہندوستانی قواعد کی ایف کی طرف متوجہ ہوا۔ ان بنوں کے سیکھنے کے بعد ان میں قواعد کی کتب لکھنا دراصل بن سیکھنے کی ضروریات کے لیے مواد فراہم کرنا تھا جو کہ یورپی افراد کی ضرورت تھیں۔ شلز نے جنوبی ہندوستان کی مقامی بنوں مثلاً تیلگو، ملیالم کے ساتھ ساتھ دکنی اور ہندوستانی بنوں میں بی حدی استعداد حاصل کر لی تھی۔ ہندوستانی بن کی اس عہد میں یہ اہمیت واضح ہوئی۔ شروع ہو گئی تھی کہ بنی جنوبی خطے کی بنوں سے قطع آ، ہندوستانی بن میں رابطے کی بن "Lingua WFranka" کی صلا A بنی موجود تھی۔ چنانچہ شلز ہندوستانی بن کی قواعد لکھنے کی طرف متوجہ ہوا۔ اس بن کا سفارتی پہلو بھی اس کے پیش آ تھا کہ یہ بن مغل دژ میں رسائی چکی تھی۔ کیوè اس سے قبل جون جو شوا کیلر بھی اسی بن میں قواعد کی کتاب مر \$ کر چکا تھا جو اس وقت کے مغربی افراد کی رہنمائی کے لیے موجود تھی لیکن کافی تھی۔ (اردو) ہندوستانی بن کی طرف شلز کا رجحان ابولیت صدیقی کے ان الفاظ سے واضح ہو رہا ہے۔

’اس ہندوستانی بن کے قواعد لکھنے کے محرکات کا ذکر کرتے ہوئے شلز نے ۱۷۲۱ء میں اس بن کی حیثیت اور اہمیت کا اظہار کیا ہے کہ مغل اعظم کی وسیع سلطنت میں یہ عام اور مشترک بن کی حیثیت سے ہر جگہ عام ہے۔ صغیر کی اکثر \$ غیر عیسائی د* دی مشتمل تھی اور شلز کے عقیدے کے مطابق ان کی روحانی • ت کا واحد ذریعہ عیسائیت کی تعلیم تھی اس لیے اس ہمہ گیر بن کو ہی تبلیغ و اشا د مذہب کا ذریعہ بننا چاہیے۔۔۔ مختلف عیسائی مشنریوں نے سترہویں صدی عیسوی سے ہی اس بن کی تحصیل اس مقصد کے لیے شروع کر دی تھی۔ شلز نے اپنا مقصد یہ بتا تھا کہ وہ اس بن کو مشنری مبلغین کے لیے سہل الحصول بنانے کے لیے اس کی قواعد مر \$ کر رہا تھا۔‘ (۱۲)

”ہندوستانی آ امر“ کے مطالعے سے \$ ہے کہ مصنف/مؤلف ہندوستانی بن کا ماہر تھا۔ اس کی آ میر چوè نقش بنی تھی اور کیلر کا نقش اول وہ دیکھ چکا تھا اس لیے بھی اس کی آ میر میں غلطیاں کم ہونے کے امکا ت تھے۔ کیلر کی آ میر کے مشمولات کے مطالعے سے # ازہ ہے کہ اس نے % من قوم کی کارڈ ری ضروریات کو سامنے ر p ہوئے اردو آ بیرمر \$

کیے۔ اس سے یہ آ میریورپی د* میں متعارف ہوئی اور شلز کو اور اس کے کام کو بین الاقوامی سطح پر H*۔ اس کی تصدیق ڈاکٹر ابواللیث صدیقی کے الفاظ سے ہوتی ہے

’لاطینی* کسی بھی بن میں اردو کی قدیم* بن قواعد جان جو شوا کیلٹر کی قواعد ہے۔۔۔ شلزے اعتراف کرتے ہیں کہ مستشرقین سے اس بن کا تعارف کرانے اور اس کی اہمیت واضح کرنے میں اولیت کا فخر کیلٹر کو حاصل ہے اور اسی نے راہ ہموار کی جس پر شلزے خود گامزن ہوا۔ وہ اپنی اس قواعد کو کیلٹر کی قواعد کی توضیح اور اضافہ قرار دیتا ہے۔ اس سے یہ نتیجہ نکالنا غلط نہ ہوگا کہ جان جو شوا کیلٹر کی اردو کی اولین قواعد کے مندرجات شلزے کے پیش آ رہے اور اس نے۔ صغیر میں اپنے قیام کے دوران اس بن کو مختلف ذرائع سے سیکھا اور اس کی قواعد مر* کی‘۔ (۱۴)

الغرض شلز کی مذہبی ذمہ داریوں جو بھی تھیں اس کے مقامی بنوں میں بنل کے اجم ٹھیک تھے۔ متنازع تھے اس کے ساتھ اس کے ساتھی افراد کا اس سے کیا سلوک*۔ چچلشیں رہیں ان سے قطع آ یہ بات اہم ہے کہ کیلٹر کی اولین قواعد کے بعد اس نقش اول کی توضیح و توسیع کی صورت میں شلز کی ہندوستانی آ امر سامنے آئی۔ اس کتاب کی* ر [اور لسانی اہمیت ہمیشہ رہے گی۔ آج کی بن قواعد کے اصول بھی شلز کی قواعد نویسی اور اس کے مشمولات کی* M سے بہت ڈیہ مختلف نہیں ہے۔ یہ دعویٰ کیا جاسکتا ہے کہ کیلٹر سے جان گل کر &۔۔ کی قواعد کی روای* میں شلز کی آ میرا۔ اہم مقام کی حامل ہے اور اس عبوری دور میں یہ اضافہ قواعد کے سفر کو آ گے بڑھانے میں مدد و معاون*۔ \$ ہوا۔ اس کی اہمیت آج۔۔۔ مسلمہ ہے۔

حوالہ جات و حواشی

۱۔ نجم شلز کی اس قواعد کو ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے ”ہندوستانی آ امر“ کے عنوان سے اردو* جسے کے ساتھ ۱۹۷۷ء میں شائع کیا اور اس پر تفصیلی مقدمہ شامل ہے۔ اس کا حوالہ یہ ہے۔

نجم شلزے، ہندوستانی آ امر، ڈاکٹر ابواللیث صدیقی (مترجم) مجلس* قی ادب، لاہور، ۱۹۷۷ء، طبع اول۔

۲۔ شلز کے حالات* کی* رے میں بہت ڈیہ معلومات نہیں ملتیں۔ اس پیر آ اف میں موجود مواد کا ما* یہ ہے،

Biographical Dictionary of Christian Mission, Edited By Gerld H. Anderson.

Wm. B. Eerdsman publishing, 1999.

۳۔ ایضاً

۴۔ جان جو شوا کیلٹر (Joan Josua Ketelaar) کی اردو قواعد کو اردو کی پہلی قواعد کہا جاتا ہے، جو ۱۶۹۸ء میں* لیف

ہوئی۔

۵۔ ابواللیث صدیقی، ڈاکٹر (مرتب)، ہندوستانی / انمر، ص ۳۰

۶۔ ڈاکٹر ابواللیث صدیقی نے شلڑ کی کتاب کو اردو ترجمے کے ساتھ شائع کیا تھا۔ صدیقی نے شلڑ کو شلڑ لکھا ہے۔ اصل میں یہ مٹلڑ ہے۔ دوسرے ہالے کو ہال لکھا ہے جو شلڑ 4 انگریزی بچوں کے حساب سے لکھا ہے۔ ان کا ۱۷۵ء والی اشاعت (۱) کا دعویٰ ہندوستانی / انمر کے صفحہ نمبر ۶۱ دیکھا جاسکتا ہے۔ کتاب کا حوالہ اوپر موجود ہے۔ ڈاکٹر مس رضیہ نور محمد نے اپنی کتاب ”اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی و ادبی: مات“ میں اس کا سن ۱۷۵۱ء لکھا ہے جو صحیح ہے۔ صفحہ نمبر ۲۱ پر یہ دعویٰ دیکھا جاسکتا ہے۔

۷۔ رضیہ نور محمد، ڈاکٹر، مس، اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی و ادبی: مات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، لائن آرٹ پرنٹرز، لاہور، ۱۹۸۵ء، ص ۲۳

۸۔ ڈاکٹر رضیہ نور محمد، ص ۲۳-۲۲

۹۔ سلیم الدین قریشی کی کتاب اٹھارویں صدی میں اردو مطبوعات کے صفحہ ۱۸ پر اس کتاب کا حوالہ بخمن شلڑ کے نام سے موجود ہے۔ اس کتاب کا عنوان اطالوی زبان میں ہے۔ اس کتاب کے رے میں عنوان کے علاوہ اردو میں آدھی سطر کا عنوان بھی ہے۔ اس کے علاوہ اس کے رے میں کچھ معلومات نہیں ملتیں۔ دوسری کتاب بھی تبلیغی مشن کے سلسلے میں ترجمہ شدہ کتاب ہے۔ دونوں کتب کے مترجم M. ۱۷۴۲ء ۱۷۴۳ء کے سنین کے ساتھ ملتی ہیں۔ کتاب کا حوالہ ذیل میں موجود ہے۔

۱۰۔ Biographical Dictionary, edited by Gerald H. Anderson,

۱۱۔ سلیم الدین قریشی اٹھارہویں صدی کی اردو مطبوعات (توضیحی فہرست &) مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، ۱۹۹۳ء، طبع اول، ص ۱۸-۱۹

۱۲۔ ہندوستانی / انمر، ص ۳۰

۱۳۔ رضیہ نور محمد، ڈاکٹر، اردو زبان اور ادب میں مستشرقین کی علمی: مات کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ، ص ۲۲

۱۴۔ ہندوستانی / انمر، ص ۲۹